سوال

(35) تعزیہ داری کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعزیہ داری کرنا جس طرح کہ اس ملک ہندوستان میں مروج ہے گناہ کبیرہ ہے' یا نہیں؟ اور جو آدمی بعد توبہ کرنے اس فعل کے' پھر مرتکب اس کا ہوا' اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ مسلمان اہل سنت حنفی ہوکر تعزیہ داروں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھتے ہیں' اور جو رنج وراحت میں ان کے شریک رہتے ہیں اور ان کے ان افعال شنیعہ پر مانع نہیں ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ٣٢ ... سورة البقرة

ارباب فطانت پر واضح ہو کہ تعزیہ پرستی کرنا جس طرح پر کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں شائع وذائع ہے، سراسر شرک وضلالت ہے، کیونکہ تعزیہ پرست لوگ فہم ناقص وخیال باطل ہیں' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں۔ اور اس کو نعش حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بناتے ہیں، اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں اور اس کو نعش حضرت امام حسین قرار دیکر نہایت عزت واحترام کے ساتھ ایک چیز بلند پر مثل چبوترہ وغیرہ کے اس کو رکھ کر ہر روز اس پر شربت ومٹھائی ومالیدہ وپھول وغیرہ اپنے زعم فاسد میں فاتحہ و نیاز دیتے ہیں اور کسی شخص کو اس چبوترے پر جوتہ پہرے ہوئے نہیں جانے دیتے اور اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے سجدہ کرتے ہیں اور ترقی مال ودولت واولاد کی اس مٹی سے طلب کرتے ہیں کوئی منت مانگتا ہے کہ یا امام حسین میرا فلانا مریض اچھا ہوجائے کوئی کہتا ہے کہ میری فلانی مراد بر آوے، اسی طرح کوئی اولاد مانگتا ہے کوئی اپنے اور مشکلات کے حل چاہتا ہے الغرض جو معاملہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ چاہیے وہ سب معاملہ اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے' کرتے ہیں اور پھر اس نعش کی دستار بندی کرکے اور سہرہ ومقنع باندھ کے خوب ڈھول باجہ کے ساتھ تمام گشت کراتے ہیں' اور نعرہ یا حسین یا حسین کا مارتے ہیں۔ علی ہذاالقیاس اسی قسم کے اور بہت سے افعال شنعیہ ومنکر کرتے ہیں۔ پس جب حقیقت تعزیہ پرستی کی یہ ہے تو اس کے شرک ہونے میں کیا شک وشبہ باقی رہا۔ ان تعزیہ پرستوں نے اپنی پرستش کےلیے ایک نشانی ٹھرالیا ہے۔ اب یہ تعزیہ بھی ایک فرد نصاب کا ہے اور پوجنا نصب کا حرام ہے پس تعزیہ بنانا اور پوجنا اس کو بھی حرام ہوا، حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۃ مائدۃ میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٩٠ ... سورة المائدة

ترجمہ: اے جو لوگ ایمان لائے ہو سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کی ناپاک ہیں کام شیطان کے سے پس بچو اس سے تو تم فلاح پاؤ

اور معنی انصاب کے صحاح جوہری میں یوں لکھا ہے

النصب ما نصب فعبد من دون اللہ انتہی

یعنی جو چیز گاڑھی جاوے اور اس کی پرستش کی جاوے سوائے اللہ تعالی کے اور المصباح المنیر میں ہے: النصب لضمتین حجر نصب وعبد من دون اللہ وجمعہ انصاب انتہی

یعنی جو پتھر کہ گاڑا ہو جائے اور اس کی عبادت کی جائے سوائے اللہ تعالیٰ۔

اور مجالس الابرار ومسالک الاخیار میں ہے۔ فالانصاب جمع نصب بضمتین اوجمع نصب بالفتح والسکون وہو کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالی من شجر او حجر 'او قبر 'وغیر ذلک 'والواجب ہدم ذلک محواثرہ

پس دیکھو کہ حافظ ابن قیم اور صاحب مجالس الابرار نے صاف لکھ دیا' کہ جو چیز پوجی جاوے اللہ تعالیٰ کے سوائے خواہ کوئی درخت ہو' یا پتھر ہو' یا کسی کی یا لکڑی ہو' یا جو چیز مثل اس کے ہو۔ سب نصب میں داخل ہے اس کا توڑ دینا واجب ہے۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے برائی شراب اور انصاب اور جوا تینوں کی ایک ہی جگہ بیان فرمایا اور تینوں کو نجس وکام شیطان قرار دیا۔ اور تعزیہ کا یعنی اس کو سجدہ کرنا اور اس سے انواع وقسام کی مدد چاہنا اظہر من الشمس ہے۔

پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو توڑ دیں اور خاک سیاہ کردیں۔ دیکھو جب جناب رسول اللہ ﷺ سال فتح مکہ میں 'مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے آپ اندر بیت اللہ داخل نہ ہوئے بسبب اس کے کہ بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ تصویریں رکھی تھیں کہ جن میں تصویر حضرت ابراہیم واسمعیل علیہم الصلوۃ والسلام کی بھی تھی' آپ نے حکم دیا کہ وہ سب تصویریں نکالی جاویں، اور توڑدی جاویں' چنانچہ وہ تصویریں نکالی گئیں آپ ان تصویروں کو لکڑی سے مارتے تھے۔ اور کسی تصویر کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے پس سب بت گرتے جاتے تھے' اور جو تصویریں کہ دیواروں پر منقش تھیں ان کو پانی سے دھودینے کا حکم دیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں ہے۔

عن عبداللہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وحول البیت ستون وثلث مائۃ نصب فجعل یطعنہا بعود فی یدہ ویقول جاء الحق وزہق الباطل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں دن فتح کے۔ اور چاروں طرف بیت اللہ کے تین سو ساٹھ تصویریں تھیں' پس آپ ٹھوکر لگانے لگے ان تصویروں کو ایک لکڑی سے' جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل اور پھر نہ لوٹے گا باطل۔

اور بھی صحیح بخاری میں ہے

ن ابنِ عبّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عنہما قالَ: إنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ البَيْتَ وفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِها فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إبْراهِيمَ، وإسْماعِيلَ في أَيْدِيهِما الأَزْلامُ، فَقالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قاتَلَهُمُ اللّٰہُ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو اندر خانہ کعبہ کے داخل ہونے سے انکار فرمایا اس حالت میں کہ اس میں مشرکین کی معبودیں ہوں' پس حکم ان کے نکالنے کا دیا، پس وہ سب معبودیں (جو کہ تصویریں تھیں) نکالے گئے پس انھیں تصویرو میں حضرت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام کی بھی تصویر تھی' اور ان دونوں کے ہاتھوں میں تیر فال کی تھی' پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت مشرکوں پر۔

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں

ال: وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ، وَيَقُولُ: { جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ }

کیا ابوہریرہ نے اور ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے کمان تھی ۔ اور آپ پکڑے ہوئے تھے سرے کو کمان کے ۔ پس جبکہ آتے تھے بت کے پاس اس کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے ۔ اور فرماتے کہ آیا حق اور گم ہوا باطل

اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ میں مروی ہے ۔

فلیسقط الصنم ولایمسہ یعنی ٹھوکر لگانے سے بت گرجاتا تھا ۔ اور آپ اس کو دست مبارک سے چھوتے نہیں ۔

اور طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے ۔

فلم یبق وثن الاسقط علی قفاہ مع انھا کانت ثابتۃ بالارض قدشد لھم ابلیس اقدامھا بالرصاص

یعنی پس نہیں باقی رہا کوئی بت مگر یہ کہ کٹ کر گیا باوجود اس کے وہ بت سب زمین میں گڑے ہوئے تھے' اور شیطان نے ان کے پیروں کو رانگا سے جکڑ دیا تھا ۔

اور ابوداؤد نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے

ن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام عمر بن الخطاب وھو بالبطحاء ان یاتی الکعبۃ فیمحو کل صورۃ فیھا فلم یدخلھا حتی محیت الصور' وکان کم ھوالذي اخرجھا

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ بطحاء میں تھے' کہ جاویں کعبہ میں اور مٹادیں تصویروں کو جو وہاں ہوں پس نہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کعبہ میں یہاں تک کہ صورتیں مٹادی گئیں' اور جو صورتیں ذی جسم تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باہر نکالا کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں

والدي یظھر انہ محا ماکان من الصور مدھونا مثلا واخرج ماکان مخروطا

ترجمہ : سب روایتوں کو ملانے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو صورتیں منقش کی ہوئی تھیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹادیا ۔ اور ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مٹادیا، اور جو تراش کے بنائی گئی تھیں یعنی ذی جسم تھی اس کو باہر نکال دیا ۔

واخرج ابوداؤد والطیالسی

ن اسامۃ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فرای صورا فدعا بدلو امن ماء فاتیتہ بہ' فضرب بہ الصور وسندہ جید

ترجمہ : کہا اسامہ نے گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کعبہ میں پس دیکھا آپ نے بہت سی صورتیں پس ایک ڈول پانی مانگا، ہم نے لادیا' پس آپ چھینٹ آپ نے ان صورتوں پر ۔ پس جب وہ تصویریں جن میں تصویر حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کی بھی تھی رسول اللہ ﷺ نے باقی نہیں رکھا ۔ بلکہ تصویریں ذی جسم کو توڑ دیا' اور ذی نقش کو پانی سے دھودیا ۔ پس اب تعزیہ کے توڑنے میں کسی قسم کا تردد وشبہ باقی نہیں رہا کیونکہ ان تصویروں کی چونکہ پرستش ہوتی تھی اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو توڑا' اور مٹادیا' وہی وجہ بعینہ تعزیہ میں بھی موجود ہے' اور قطع نظر پرستش کے جس گھر میں تصویر ذی روح کی رہتی ہے' وہاں فرشتہ رحمت کے نہیں آتے ہیں ۔

جیسا کہ تمام کتب احادیث اس سے مالا مال ہے ۔

اور فتح الباری میں ہے :

انت تماثیلُ علٰی صُورٍ شتّی فامتنعَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم من دُخولِ البَیت وہیَ فیہ لِاَنّہٗ لایُقِرُّ علٰی باطِلٍ ولِاَنّہٗ لایُحِبُّ فِراقَ الْملائکۃِ وہیَ لاتدخلُ مافیہِ صُورۃٌ انتھی

یعنی تھیں وہ تصویریں مختلف صورتوں کی پس باز آئے رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے داخل ہونے سے درحالیکہ وہ تصویریں بیت اللہ میں رہیں 'کیونکہ رسول اللہ ﷺ امر باطل پر سکوت نہیں فرماتے 'اوراس سبب سے کہ آپ نہیں دوست رکھتے ہیں فرشتوں کی جدائی کو 'اور فرشتے نہیں داخل ہوتے اس جگہ جہاں تصویر ہو پس جس جگہ تعزیہ وغیرہ صورت ذی جان کی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے ہیں۔

تمامی ممالک ہندووغیرہ میں جہاں جہاں تعزیہ داری ہوتی ہے ہزاروں درہزار آدمی شرک میں گرفتار رہتے ہیں ،کوئی ترقی مال ودولت کوئی صحت مریض 'کوئی کچھ اور کوئی کچھ 'اور ایسی عظمت و تعظیم جوخاص واسطے باری تعالیٰ کے لائق ہے کرتے ہیں 'اور سمجھتے ہیں کہ ذراسا بے ادبی کرنے میں قہر وبلانازل ہونےلگے گی 'اب اے غافل لوگ تم سب متنبہ اور ہوشیار ہوجاؤکہ تم لوگ کیسے گناہ عظیم میں بتلا ہو ہوشیار ہوجاؤ۔ دیکھواللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

حصر ہے ایاک نعبد نستعین　　　　استعانت غیر سے لائق نہیں

اورفرمایا　فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

پس نہ ٹھہراؤاللہ کے ساجھی اور تم جانتے ہوکہ اللہ کے برابر کوئی نہیں ہے

اورفرمایا　اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا

اورعبادت کرواللہ کی اورمت ٹہراؤاس کے ساتھ شریک

اورفرمایا　اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا

تم لوگ ایسی چیز کو پوجتے ہواللہ کوچھوڑکر جومالک نہیں تمہارے ضرراور نفع کااورفرمایا　وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ھُوَ　وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

ترجمہ :اوراگر پہنچادے اللہ تجھ کوکوئی مصیبت نہیں دور کرنے والااس کوسوائے اللہ کے اوراگر پہنچائے اللہ بھلائی 'پس وہ ہرچیز پرقادرہے ۔

اورفرمایا　وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡۤا اِلٰـھًا وَّاحِدًا　لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

اور حکم یہی ہواتھاکہ بندگی کریں ایک اللہ کی نہیں کوئی قابل عبادت کے مگروہی اورفرمایا

اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ

حکم کیااللہ پاک نے کہ نہ عبادت کرو مگراسی کی

اورفرمایا　اَفَمَنۡ یَّخۡلُقُ کَمَنۡ لَّا یَخۡلُقُ　اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ

بھلاجوپیداکرے برابرہے اس کے جوکچھ نہ پیداکرے تم لوگ کچھ نہیں سوچتے ہو

اورفرمایا　وَیَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمۡلِکُ لَھُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَیۡئًا وَّلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ

اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو جو مختار نہیں ان کی روزی کی آسمان اور زمین سے کچھ 'اور نہ مقدور رکھتے ہیں

اور فرمایا هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ

کوئی ہے بنانے والا اللہ کے سوا روزی دیتا تم کو آسمان اور زمین سے کوئی حاکم نہیں مگر وہ پھر کہاں الٹے جاتے ہیں

اور فرمایا لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

ترجمہ مت سجدہ کرو آفتاب کو اور چاند کو، اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے آفتاب اور چاند کو بنایا۔ اگر ہو تم اللہ کو پوجتے

اور فرمایا وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا

ترجمہ پکڑا لوگوں نے سوائے معبودوں کو جو نہیں بناتے کچھ چیز اور خود بنائے گئے ہیں اور نہیں مالک اپنی جان کے نقصان و نفع کے اور نہیں مالک مرنے کے نہ جینے کے اور نہ جی اٹھنے کے ۔

اور فرمایا لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی 'اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق کی، کشادہ کرتا ہے رزق کے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور ہر چیز کو جاننے والا ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ

اور جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے مالک نہیں ایک چھلکے کے

لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ٤٩ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

اللہ ہی کو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ دیتا ہے جس کو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ بیشک وہی ہے جاننے والا قدرت والا

اور فرمایا

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ

اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ نفع پہنچا سکے تجھ کو، اور نہ ضرر پہنچا سکے پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو ظالموں میں ہے

اور فرمایا قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ

تو کہہ غیب نہیں جانتا آسمانوں اور زمین کا کوئی رہنے والا سوائے اللہ کے

اور فرمایا لَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ

اور جو تو ان سے پوچھے کس نے بنائے آسمان اور زمین ۔ تو کہیں اللہ نے ، تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف کیا وہ ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی یا وہ چاہیے مجھ پر مہر وہ ہیں کہ روک دیں اس کی مہر کو مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے

اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِالْمَتِیْنُ

اور اللہ ہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ہُوَ

اسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی ،اس کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔ اور اسی مضامین کی اور ہزاروں آیتیں ہیں 'جن سے یہ بات ثابت ہے کہ شدید اور مصیبتوں کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے ،اور اسی سے استعانت 'ومدد' وطلب روزی واولاد' وصحت امراض کرنا چاہیے اور اس کے سوائے کسی کو خواہ انبیاء اولیاء وقطب ہوں علم غیب حاصل نہیں ، کہ شیداید کے وقت جب وہ پکارے جاویں تو وہ سنیں اور مدد کریں ۔ اور ان کو ذرا بھی اختیار حاصل نہیں ۔ کہ کسی کو کچھ نفع نقصان پہنچائیں 'تعزیہ پرستوں 'وقبر پرستوں نے خالق ومخلوق کو برابر کردیا ، بلکہ مخلوق سے زاید ڈرنے لگے ،اور اللہ تعالیٰ کی کچھ قدر نہیں پہچانتے ۔

مَاقَدَرُوااللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ان لوگوں سے اور مشرکین مکہ سے کچھ فرق نہیں مشرکین مکہ بھی اللہ تعالی کو ایک جانتے تھے کہ اولاد ورزق وہی دیتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ لوگ اپنے بتوں کے عظمت وتعظیم مثل خدائے تعالیٰ کی کرتے تھے اور ان سے مدد واستعانت چاہتے تھے اور ان کو پوجتے 'اور کہتے کہ واسطے حصول تقرب الہی ان کو پوجتے ہیں ۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

مَا نَعْبُدُہُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی

نہیں عبادت کرتے ہم ان کو 'مگر تو کہ نزدیک کریں ہم کو اللہ کے نزدیک کرنے کرو یہی حال قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں کا ہے 'کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو خالق ورازق جانتے ہیں اور بزرگوں سے بھی مدد واستعانت چاہتے ہیں ۔ اور ان کی قبروں پر سجدہ اور طواف کرتے ہیں ،اور اوپر آیات قرآنیہ سے ثابت ہوچکا کہ عبادت غیر اللہ کی حرام وشرک ہے ۔

اب جاننا چاہیے کہ طلب اعانت ومدد دعا بھی ایک فرد عبادت ہے ۔ جیسا کہ تفسیر نیشا پوری میں ہے

قال جمھور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودیۃ

کہا سارے علماء نے کہ تحقیق دعا مانگنا بہت بڑی عبادتوں میں ہے ۔ اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے

الاستعانۃ نوع تعبد

مدد کرنا ایک قسم کی عبادت ہے

اور بھی تفسیر نیشا پوری میں ہے

حقیقۃ الدعاء استدعاء العبد ربہ جل جلالہ والاستمداد والمعونۃ انتھی

اصل معنی دعا کے یہ ہے کہ حاجت اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔ اور نصاب الاحتساب میں ہے اذا سجد لغیر اللہ یکفر لان وضع الجبهة علی الارض الا من یجوز الا اللہ تعالیٰ

ترجمہ : سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو سجدہ کرنے سے کافر ہوجاتا ہے اس واسطے کہ رکھنا پیشانی کا زمین پر جائز نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے اور ایسا ہی تفسیر کبیر میں بذیل آیۃ کریمہ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ کے ہے۔

اور ایسا ہی ہے شرح مرقاۃ ملا علی قاری میں، بشرح حدیث لعن اللہ الیہود والنصاري میں

اب یہ سب بیان ماسبق سے تعزیہ پرستی کا شرک ہونا ثابت ہوا۔ اور مشرکین کے حق میں یہ وعید نازل ہوئی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ

تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے اس کو جو شریک اس کا پکڑے اور بخشتا ہے شرک کے سوا جس کو چاہے

اور فرمایا

اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ وَ مَاۡوٰىہُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

مقرر جس نے شرک کیا اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت 'اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کوئی نہیں ظالموں کا مدد کرنے والا

اور فرضا اگر کوئی شخص تعزیہ وغیرہ بہ نیت پرستش وعبادت و تعظیم بغیر اللہ کے نہ بناوے بلکہ اپنے زعم فاسد میں ماتم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ قرار دے یا صرف بنا بر رسم ورواج طمع دنیاوی کے بنادے تب بھی گناہ کبیرہ ہونے سے خالی نہیں 'اس لیے کہ اگرچہ وہ اس کی پرستش نہیں کرتا۔ مگر وسیلہ پرستش تو ہے 'دوسرے جہاں اس کی پرستش کریں گے 'اور خود وہ شخص بدعتیوں میں داخل ہوا کیونکہ اس طرح پر تمثال وصورت قائم کر کے ماتم کرنا حرام وبدعت ہے 'نہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔ نہ صحابہ کے زمانوں میں پایا جاتا۔

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ» اور فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے جس نے میری اس دین میں نکالا وہ چیز جو کہ دین میں نہیں ہے پس وہ چیز مردود ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبَى اللَّهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ رواہ ابن ماجہ

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کا عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنے بدعت سے توبہ نہ کریں

وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ یدع بدعتہ رواہ الطبرانی باسناد حسن

اللہ تعالیٰ بدعتیوں کی توبہ کو قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کریں،

وعن ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ومن قر صاحب بدعۃ فقد اعان ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عظمت وتوقیر بدعتیوں کی کیا، اس نے اسلام ڈھانے پر اعانت کیا۔

اور ہر تقدیر صورت ثانیہ کے یعنی بناء بر اسم ورواج کے تعزیہ بنانا یہ بھی مصیبت میں داخل ہے، کیونکہ یہ فعل اس کا معین علی الشرک ہے 'اور پابندی رسم ورواج کی درباب امور

شرکیہ کے خود شرک ہے ۔ اور وہ داخل ہے اس آیت کریمہ میں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

ترجمہ : اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتار اللہ نے کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنے ۔

پس ہر تعزیہ پرستوں کو لازم وواجب ہے کہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ کی پرستش سے توبہ کریں 'اور عذاب آخرت اپنی گردن میں نہ لیں 'اور جو آدمی بعد توبہ کرنے کے تعزیہ پرستی سے ' پھر مرتکب اس کا ہوا۔ اور تعزیہ پرستی شروع کیا ، اس شخص کا وہی حکم ہے جو کہ تصریحاً اوپر بیان ہوا اور وہ انھیں صورتوں میں داخل ہوا العیاذ باللہ

اور جو لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں ان کو تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھنا گناہ ہے 'اور جائز نہیں کہ ان کے جلسے میں شریک ہوں 'اور نہ ان کی دعوت کریں ' بلکہ انکی اس فعل شنیع پر مزاحمت کریں ورنہ انھیں تعزیہ پرستوں کے ساتھ یہ بھی قیامت میں اٹھائے جائیں گے اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کے 'اور حکم کریں ساتھ اچھی چیز کے 'اور منع کریں بری بات سے 'اور یہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں ۔ اور فرمایا كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

ہو تم بہتر امت 'جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے ، حکم کرتے ہو ساتھ اچھی باتوں کے ، اور منع کرتے ہو برائی سے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ»

ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ مت ساتھ کر کسی کا سوائے مومن کے ۔ اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیز گار کو ۔

یعنی بدکاروں کی دعوت نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ بیٹھے ۔ نہ ان کے ساتھ خلط ملط رکھے ۔ ورنہ ان کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی ۔

قال الخطابی ہذاس فی طعام الدعوۃ دون طعام الحاجۃ' وانما حذر من صحبۃ من لیس لیبقی وزجر عن مخالطتہ و مواکلتہ لان المطاعۃ توقع الالفۃ والمودۃ فی القلوب یقول لا تولف من لیس من اہل التقوي والورع ولا تتخذہ جلیسا تطاعمہ وتنادمہ انتہی

حاصل ترجمہ علامہ خطابی کے یہ ہے کہ بدکاروں کی دعوت نہ کرے ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بدکاروں کے ساتھ رہنے کو' اور میل جول رکھنے کو' اور ان کے ساتھ کھانے پینے کو اس واسطے منع فرمایا کہ ان لوگوں سے دوستی و محبت نہ ہو جائے ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ» رواہ ابوداود والترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کسی سے دوستی کرنا یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرے ، ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرلے ' پھر اس کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے

وعن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب رجل قوما الا حشر معہم رواہ الطبرانی والاوسط باسنادوجید

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت میں اٹھایا جائے گا ۔

وعن جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ فلایغیروا الااصابہم اللہ بعقاب من قبل ان یموتوا

ترجمہ : جریر سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں برے کام کیا کرتا ہو اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اس کے کام نہ بگاڑیں' تو اللہ اپنا عذاب ان پر ان کے موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چھوڑ دینے کے سبب سے دنیا میں بھی عذاب اترتا ہے، اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ : يَا هَذَا، اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ "، ثُمَّ قَالَ : { لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ [ص :122] عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ } إِلَى قَوْلِهِ { فَاسِقُونَ } رواہ ابوداود

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی کو بنی اسرائیل میں پڑی یہ تھی' کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اس سے کہتا خدا سے ڈر۔ اور اپنی حرکت سے باز آ کیونکہ یہ درست نہیں ہے۔ پھر جب دوسرے دن اس سے ملتا تو منع نہیں کرتا ان باتوں سے اس لیے کہ شریک ہوجاتا اس کے کھانے او پینے اور بیٹھنے میں یعنی جب صحبت ہوتی اور کھانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چھوڑ دیتے' پھر جب ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی بعضوں کے دلوں کو بعضوں کے ساتھ ملا دیا

وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذي نفسي بیدہ لتامرن بالمعروف و تنہون عن المنکر اولیوشکن اللہ یبعث علیکم عقامنہ ثم تدعونہ فلایستجب لکم ورواہ الترمذي وقال حسن غریب

ترجمہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تم لوگ حکم اچھے کام کا کرو اور بری بات سے روکو' یا یہ کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم لوگوں پر عذاب اپنے طرف سے، پھر تم لوگ پکاروگے اس کو، پس نہیں قبول کرے گا تمہاری دعا کو

حاصل کلام یہ ہے کہ ان احادیث مذکورہ بالا و آیات قرانیہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدعتیوں اور بدکاروں کے ساتھ محبت و دوستی و کھانا پینا نہ رکھے۔ اور نہ ان کے برے کاموں اور بدعتوں پر راضی ہو، اور نہ ان کی شرکت دے ورنہ عذاب الہی میں گرفتار ہوگا، واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوطیب محمد ائمہ شمس الحق عظیم آبادي عفی عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ

فی الواقعہ تعزیہ پرستی شرک ہے اس سے توبہ کرنا فرض ہے اور مشرکوں سے خلط ملط رکھنا بھی معصیت ہے۔ حررہ محمد اشرف عفی عنہ عظیم آبادی

محمد اشرف

تعزیہ داری شرک وکفر ہونے کے علاوہ خاص بے عزتی و بے حرمتی و توہین حضرت امام کی ہے کوئی آدمی اپنے آبا کی نقل بنانے کو پسند نہیں کرتا ہے تو امام صاحب کی نقل بنانا کس طرح پسند ہوسکتی ہے۔ نور احمد عفی عنہ عظیم آبادی

بیشک تعزیہ بنانا یا اس کی مدد اور کوشش کرنا شرک وبدعت ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس سے بچے اور توبہ کرے اور اس کے مٹانے میں جان ومال سے کوشش کرے حضرت شیخ قطب الدین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں بدعتی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

وان لایکاثر اہل البدع ولایدا ینہم ولایسلم علیہم لان اماما احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا ولایجالسہم ولایقرب منہم ولایہنیہم فی الاعیاء واوقات السرور ولایصلی علیہم اذاماتوا ولایترحم علیہم اذاذکروا بل یبانہم ویعادہم فی اللہ عزوجل معتقدا بطلان مذہب اہل بدعۃ محتسبا بذلک الغواب

الجزیل والاجر الکثیر وروي عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نظر الی صاحب بدعۃ بغضالہ فی اللہ قلبہ امنا وایمانا ومن النتہر صاحب بدعہ بفضالہ فی اللہ امنہ اللہ یوم القیامۃ ومن استحقر صاحب بدعۃ رفعہ اللہ تعالیٰ فی الجنۃ مائۃ درجۃ ومن لقیہ لبشر او بما یسرہ فقد استخف ما انزل اللہ تعالی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی مغیرۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ عزوجل ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ وقال فضل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نورالایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ میغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذا رایت بتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر وقال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی سمعت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالی یقول من تبع جنازۃ بتدلم یزل فی سخط اللہ تعالی حتی یرجع وقد لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المبتدع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا اواوي محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ولایقبل اللہ منہ اصرف والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ وعن ابی ایوب السخانی رحم اللہ انہ قال اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من ہذا وحدثنا فاعلم انہ مال

بدعتیوں سے دوستی اور مصاحبت نہ رکھے اور نہ ان کے طریقے پرچلے اور نہ ان لوگوں کو سلام کرے اس واسطے کہ ہمارے ے سردار احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے سلام کیا بدعتی کو تحقیق اس نے درست رکھا اس کو (کیونکہ سلام وکلام موجب زیادتی محبت ہے) موافق نبی ﷺ کے کہ ظاہر کرو سلام کو آپس میں توکہ محبت ہو تم لوگوں میں۔ اور بدعتیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان ان لوگوں سے نزدیک ہووے اور نہ ان لوگوں کی خوشی میں مبارکباد دے اور جب وہ لوگ مرجائیں ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور جب ان لوگوں کا ذکر ہو تو رحم نہ کیا جائے ان پر بلکہ دور کیا جائے رحمت سے اور عداوت رکھے ان سے اللہ جل شانہ کے واسطے یہ برتاؤ ان کے ساتھ اس واسطے کرے کہ ان کی مذہب کا بطلان اس کی اعتقاد میں آجاوے اور بہت بڑے ثواب اور بڑی مزدوری کا امیدوار ہے۔ اور نبی ﷺ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے بغض سے دیکھا تو اللہ جل شانہ اس کے دک کو ایمان اور امن سے بھر دیتا ہے اور جس نے بدعتی کو اللہ کے واسطے جھڑکا قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس کو امن میں رکھے گا اور جس نے بدعتی کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں سو درجہ بلند کرے گا اور جس نے بدعتی سے خوشی سے ملا تحقیق ہلکا جانا اس چیز کو کہ اتارا اللہ جل شانہ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر۔ ابو مغیرہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا اللہ عزوجل نے کہ بدعتی کا عمل قبول کرے یہاں تک کہ بدعت کو چھوڑ دے اور کہا فضیل بن عیاض نے جس نے محبت رکھا بدعتی سے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو نیست کردے گا اور نور ایمان کو اس کے دل سے نکال دے گا اور جب جان لیا اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو کہ بغض رکھنے والا ہے بدعتی سے امید کرتا ہوں اللہ سے کہ اس کے گناہ کو معاف کرے اگرچہ عمل اس کا کم ہو اور جب دیکھے تو بدعتی کو ایک راستے پر چلتے ہوئے تو دوسرے راستے سے جا۔ اور کہا فضیل بن عیاض نے سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بدعتی کے جنازے میں گیا ہمیشہ اللہ کے عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ لوٹ آوے اور تحقیق لعنت کی نبی ﷺ نے بدعتی پر' نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ فرض اور نفل عبادت اس کی قبول نہیں کرتا اور ابی ایوب سختیانی سے روایت ہے کہ کہا جب کسی آدمی سے بیان کرے تو سنت (یعنی حدیث نبوی اس کے سامنے پیش کرے) پس وہ جواب یوں دے کر چھوڑ میرے پاس حدیث کا بیان کرنا اور بیان کر وہ چیز جو کہ قرآن میں ہے پس جان کہ وہ شخص گمراہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو قرآن شریف کے مخالف سمجھتا ہے پورا ہوا، ترجمہ غنیہ الطالبین کا کتبہ العاجز ابوظفر محمد عمر صانہ اللہ عن کل شر و ضر ریوم البعث والنشر

یبشک تعزیہ داری شرک ہے اور تعزیہ پرست مشرک ہیں اور مشرکین مکہ سے بدرجہ بڑھ کر اس لیے کہ وہ لوگ مصیبت واضطرار کے وقت خاص اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے اور اپنے معبودوں کو نہیں پکارتے تھے اور یہ لوگ یعنی تعزیہ پرستان وگور پرستان وغیرہ ہمصیبت واضطرار کے وقت بھی اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ ان کا شرک س اس وقت اور زیادہ ہوجاتا ہے اللہ توفیق توبہ نصیب کرے آمین ابوالفضل عبدالرحمان البہاری عظیم آبادی عفا اللہ عنہ۔ المجیب حررہ غلام رسول انفجابی

اس میں شک نہیں کہ تعزیہ داری شرک جلی وکفر ہے فورا اس سے توبہ کرے ورنہ مشرکین کے لیے ہرگز بخشایش نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے صاف فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ (کتبہ محمد حاذق بہاری)

قال اللہ تعالیٰ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتشرک باللہ وان قتلت ادحرقت

واقعی دیارہند میں تعزیہ پرستی شرک جلی ہے جمیع اہل اسلام موحدین سنیین پر تعزیہ پرستوں سے ترک سلام کلام اورترک معاملات اورترک مناکحت لازم واجب ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں جب تک توبہ نصوص اس کفر سے نہ کریں ۔ حررہ محمد حسین الدہلوی عفاعنہ ۔

جواب صحیح ہے ۔ قادر علی مدرس مدرسہ حسین بخش پنجابی

یبشک تعزیہ داری گمراہی ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ عندالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تفسیر عزیزی میں بایں عبارت کہ ملائکہ س وارواح انبیاء واولیاء اور پردہ صوروتماثیل وقبوروتعزیہا معبودسازندن بیان فرمایا ہے واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ الفقیر محمد عبدالغفار عفی عنہ البنارسی

ان ھذا الجواب قرین بالحق والصواب حررہ الراجی غفورب الاناسی ابو منصور محمد عبدالغفور بنارسی

واقعی امر یہ ہے کہ تعزیہ داری بت پرستی سے کسی طرح کم نہیں ہے بت پرستوں سے مرادیں مانگتے ہیں ان پر شیرینی پھول چڑھاتے ہیں ۔ تعزیہ پرست تعزیہ پر پھول شیرینی شربت مالیدہ چڑھاتے ہیں بھلا غور کرنے کا مقام ہے کہ اس سے بڑھ کر اورکیا شرک ہوگا ۔ حالانکہ جابجا قرآن میں بھی حکم ہے کہ سوائے اللہ کے کسی دوسرے کومت پوچھو۔ ماسوائے اس کے دوسرے سے مددمت مانگوائے تعزیہ پرستوں توبہ کروطریقہ اسلام جس کی تعلیم اللہ ورسول نے کی ہے ۔ سیکھوماعلینا الاالبلاغ حررہ محمد سعید عفی عنہ

التحقیقات العلی باثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القری (یہ رسالہ مطبع احمدی پٹنہ سے 1309ھ میں شائع ہوا تھا دوسری بار لاہور میں ایک مجموعے ک اندرچھپا اس کا قلمی نسخہ خدابخش لائبریری میں زیررقم 3180/3 موجودہے جس سے مقابلہ کرلیا گیا ہے بعض حواشی اورکتابوں کے حوالے مولانا عطاء اللہ بھوجیانی کے قلم سے ہیں)

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمدوالہ واصحابہ اجمعین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص186

محدث فتویٰ